REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۶

شمارہ ۴۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin: 143516.

۲۱ شوال ۱۳۹۷ھ   ۶ اخاء ۱۳۵۶ ہش   ۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۶ ستمبر ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مورخہ یکم اکتوبر ۷۷ء کو لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں قائم مقام ناظر اعلیٰ محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز اور قائم مقام امیر مقامی محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز مقرر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

اسلام کے معجزنما محاسن کا بیان

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ احمدیہ

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دِل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسماں نہ ہو!

دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے
جو اُس سے دور ہے وہ خدا سے بھی دور ہے

دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کُشا

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں

اگر اُس طرف سے نہ آوے خبر
تو ہو جائے یہ راہ زیر و زبر

طلبگار ہو جائیں اس کے تباہ
وہ مر جائیں دیکھیں اگر بند راہ

مگر کوئی معشوق ایسا نہیں
کہ عاشق سے رکھتا ہو یہ بُغض و کیں

خدا پر تو پھر یہ گماں عیب ہے
کہ وہ راحم و عالم الغیب ہے

اگر وہ نہ بولے تو کیونکر کوئی
یقیں کر کے جانے کہ ہے مختفی

وہ کرتا ہے خود اپنے بھگتوں کو یاد
کوئی اس کی رہ میں نہیں نامُراد

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے

کوئی یار سے جب لگاتا ہے دِل
تو باتوں سے لذّت اُٹھاتا ہے دِل

کہ دلدار کی بات ہے اِک غذا
مگر تُو ہے منکر تجھے اس سے کیا؟

اِسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سُورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دُشمن، بلا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بُستاں ہرا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اِسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے دیں اب تلک ہے زندہ
اے گرنے والو دوڑو دیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دیں کی مِرے پیارو زرّیں قبا یہی ہے

اِسلام کے محاسن کیونکر بیاں کروں میں
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ ؍اخاء ۱۳۵۶ ہش

دعوتِ اسلامی کے حق میں معجزاتی تائید کا غیر متبدّل وعدہ

دہلی سے شائع ہونے والے "الرّسالہ" نامی ماہنامے کا پرچہ بابت ماہ جولائی ۷۷ء اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ ماہنامہ مولانا وحید الدین خان صاحب کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔ یہ وہی مولانا صاحب ہیں جو چند سال قبل روزنامہ "الجمعیّۃ" دہلی کے جمعہ ایڈیشن کے ایڈیٹر رہے ہیں۔ اور ان کے بعض خیالات کا تذکرہ انہی کالموں میں متعدد بار ہو چکا ہے موصوف خاص قسم کے خیالات و نظریات کے مالک ہوتے ہوئے اس بات کا بڑا جوش رکھتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کا موجودہ جمود ختم ہو اور وہ عصرِ حاضر کی ذمہ داریوں کا ادراک کریں۔ اس احساس کے ساتھ ساتھ موصوف موجودہ سائنس، ٹیکنالوجی اور فلسفہ کی کتب اور مضامین کا مطالعہ کرکے یورپ کی صنعتی ترقی سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ اسی اثر کا نتیجہ ہے کہ آپ اسلام کو پھر سے سربلند دیکھنے کیلئے اسلام کی اندرونی ذاتی خوبیوں سے زیادہ یورپ کی صنعتی ترقی کے نتیجہ میں ظہور پذیر انقلاب کی بعض بنیادوں پر ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی عمارت کو اٹھانا چاہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اپنے مخصوص خیالات کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے بسا اوقات ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں جن کو پڑھ کر شبہ ہوتا ہے کہ موصوف نے قرآن کریم کا بھی بنظرِ امعان مطالعہ کیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ "الرسالہ" کے زیرِ نظر پرچہ میں ایک مضمون جو "دعوتِ اسلامی کے جدید امکانات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس میں اسی نوع کے خیالات کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔ مضمون کے شروع میں چوکھٹہ کے اندر جو عبارت درج ہے اسے سارے مضمون کا خلاصہ اور نچوڑ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس میں موصوف لکھتے ہیں:—

> "خدائی پیغام رسانی کا کام انسانیت کے آغاز سے لے کر ساتویں صدی عیسوی تک پیغمبروں کے ذریعہ ہوا ہے۔ نبوت کی سطح پر اس کام کی انجام دہی کا یہ فائدہ تھا کہ اس کو معجزاتی تائید کی قوت حاصل رہتی تھی۔ نبی جب اپنی مدعو قوم کے سامنے اپنی دعوت پیش کرتا تو اس کے ساتھ وہ ایسے معجزات پیش کرنے پر قادر ہوتا جو اس کی دعوت کی صداقت پر غیر معمولی برہان بن سکیں۔
>
> ختمِ نبوت کے بعد یہ صورتِ حال ہوگئی کہ دعوت کی ذمہ داری تو بدستور اپنی پوری شدت کے ساتھ باقی ہے۔ مگر دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وعدہ باقی نہیں رہا........ بعد کو آنے والے داعیوں کے لیئے اللہ تعالےٰ نے ایسا انتظام کیا جو پچھلے تمام انتظامات سے بھی زیادہ بڑا تھا —— اللہ نے اس مقصد کے لئے خود انسانی تاریخ کے رُخ کو موڑ دیا تاکہ دعوتی مشن کے حق میں وہ تائید ہم کو معمولی حالات میں مل جائے۔ جس کو پچھلے لوگ صرف غیر معمولی حالات میں پانے کی توقع کرسکتے تھے۔ اگرچہ موجودہ دَور میں ہم اس راز کو سمجھ نہ سکے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھانے میں ناکام رہے"
>
> (الرسالہ ماہ جولائی صفحہ ۷)

قبل اس کے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے حق میں معجزاتی تائید کے الٰہی وعدہ کے غیر متبدّل ہونے کی بادلائل بات آگے چلائیں مختصراً اس بات کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں جس کے بارہ میں مولانا صاحب نے خود ہی غافل رہنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے میں ناکام رہنے کا اقرار کیا ہے۔ موصوف نے دعوتی مشن کے حق میں انسانی تاریخ کے رُخ کو موڑ دیئے جانے کی جو بات نکالی ہے اس کو محض فلسفیانہ خیالات اور مضمون نگار کے تخیلات کی پرواز تو کہہ سکتے ہیں مگر عملی اور تجربہ کے لحاظ سے اس کی کوئی وقعت نہیں۔ اس لئے کہ موصوف کو داعیٔ حق بن کر میدانِ عمل میں جانے کا ذاتی تجربہ نہیں۔ اگر ایسا تجربہ ہوتا تو اجمیر شریف کے زائرین میں کام کرنے والوں کی طرح وہ بھی اس کام کو ایسا سہل اور معمولی قرار نہ دیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس کسی نے بھی دعوتی مشن کا میدانِ عمل میں تجربہ کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ یہ کام کوئی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ بڑا ہی مشکل اور کٹھن کام ہے۔ اس کٹھنائی کی طرف ہی اشارہ کرتے ہوئے ایک بزرگ شخصیت فرما چکے ہیں کہ ؎

> دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
> ہر قدم میں کوہِ ماراں، ہر گذر میں دشتِ خار

دوسرے نمبر پر مندرجہ عبارت کی ابتدائی سطور قابلِ غور ہیں۔ وہ اس طرح پر کہ جب "انسانیت کے آغاز سے لے کر ساتویں صدی عیسوی تک خدائی پیغام رسانی کا کام پیغمبروں کے ذریعہ ہوتا رہا مگر ساتویں صدی عیسوی میں جب نبوت کا ظہور ہوا اور موصوف کے خیال کے مطابق اس کے بعد نبوت تو ختم ہوگئی۔ مگر پیغام رسانی کا کام جاری ہے جس کی ذمہ داری اُمت کے افراد پر ڈال دی گئی ہے —— اس پر سوال یہ ہے کہ بعثتِ انبیاء کی تاریخ اور قرآن کریم کے بیان کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیں تو یہ بات ایک معمہ ہی بن جاتی ہے کہ ساتویں صدی عیسوی تک تو نوعِ انسان کے لئے وقتاً بعد وقتٍ ارسالِ مرسلین اور بعثتِ انبیاء کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر اب یہ سلسلہ جو بند ہوگیا تو کیا پہلے کی طرح اب لوگ گمراہ نہیں ہوسکتے یا نہیں ہو رہے؟ اور کیا اب ان کی یاد دہانی کرانے اور غلط روش سے متنبہ اور ہوشیار کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے، اس لئے کہ وہ خود بخود متوجہ ہو جایا کریں گے؟ درآنحالیکہ قرآن کریم ان دونوں باتوں کے برعکس جو کچھ فرماتا ہے وہ صاف لفظوں میں یہ ہے کہ "وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ○ (الصّٰفّٰت: ۷۲،۷۳) (بلاشبہ جب پہلی قوموں کی اکثریت گمراہ ہوگئی تو ہم اُن میں متنبہ اور ہوشیار کرنے والے (رسول) بھیج چکے ہیں) ان دونوں قرآنی آیات کی روشنی میں مسلمانوں کی حالت پر نظر کرلیں، کیا یہ حقیقت کسی پر مخفی ہے کہ مسلمان گمراہ نہیں ہوئے؟ اور ان کی حالت دن بدن بد سے بدتر نہیں ہوتی جارہی؟ اور کیا وہ از خود اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں یا قعرِ مذلت میں گرتے جارہے ہیں؟

کہا جاتا ہے کہ اب علماء ہی اس ذمہ داری کو پورا کر لیا کریں گے۔ اور کرتے رہیں گے۔ لیکن اُمتِ مرحومہ کا اس وقت یہی تو بڑا المیہ ہے کہ ہزاروں ہزار علماء کی موجودگی کے باوجود نہ صرف یہ کہ عامۃ المسلمین کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔ بلکہ خود علماء کی اپنی حالت بھی غیر تسلی بخش ہے۔ ان کا اپنا کردار بھی اچھا نہیں ہے۔ اُن کی قوتِ مؤثرہ ختم ہو چکی ہے۔ اگر کچھ ہوتی تو عامۃ المسلمین کی گمراہی کی نوبت اس حد تک نہ پہنچتی۔ ان کی روحانی شخصیات کچھ تو اثر دکھائیں ——!!

حقیقت وہی ہے جسے سورت الصّٰفّٰت کی مذکورہ بالا آیات میں واضح کیا گیا ہے۔ اس وقت عامۃ المسلمین کی اکثریت جادۂ اعتدال سے ہٹ چکی ہے۔ وہ سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اُن کے اعمال میں ایسی خرابیاں راہ پا چکی ہیں جو دینِ اسلام کو بدنام کرنے والی ہیں۔ دین سے بے رغبتی اُن کا معمول بن چکا ہے۔ اس کے باوجود پھر بھی کسی مُصلحِ سما کی بعثت سے انکار کیا جائے تو یہ صورت واضح رنگ میں قرآنی ہدایت سے مُنہ موڑنے کے مترادف ہے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ قرآن و حدیث میں صراحت کے ساتھ ایسے وعدے موجود ہیں کہ مسلمانوں کے اس طرز سے بگڑ جانے کے وقت امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہوں گے جو اُمتِ مرحومہ کی بگڑی کو بنائیں گے۔ اُمت میں راہ پا چکے اختلافات کو حق و انصاف کے ساتھ نپٹائیں گے۔ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کی پھر سے سربلندی اُسی پاک وجود کے ذریعہ سے عمل میں آئے گی۔ مگر مولانا وحید الدین خاں جیسے علماء حضرات ہیں کہ یہی رٹ لگائے جارہے ہیں کہ ختمِ نبوت کے بعد دعوت کی ذمہ داری تو بدستور اپنی پوری شدت کے ساتھ باقی ہے مگر دعوتِ حق میں معجزاتی تائید کا وعدہ باقی نہیں رہا" حالانکہ ایسے پُر آشوب زمانہ میں امام مہدی و مسیح موعود کی اپنی بعثت ہی معجزاتی تائید کے وعدے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جب مسلمانوں کی اپنی حالت ایسی ہے جس کا ہم نے کسی قدر ذکر اُوپر کیا اور ان کے ساتھ علماء کی جو حالت ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس صورت میں یہ جو کہا گیا ہے کہ "دعوت کی ذمہ داری اپنی پوری شدت کے ساتھ باقی ہے" اس وقت اس ذمہ داری کو کون پورا کر رہا ہے۔ یا کون پورا کرے گا؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ سوائے احمدیہ جماعت کے آج اور کوئی بھی دوسرا اسلامی فرقہ یا کوئی بھی دوسری جماعت ہے جو دعوتِ حق کے اس مشن کو عالمگیر بنیادوں پر چلا رہی ہو؟ محض فلسفیانہ باتوں کے ساتھ عامۃ المسلمین کو بہلاتے چلے جانا کہاں کی دینی خدمت ہے، اور ایک واضح اور بیّن حقیقت کو چھپاتے چلے جانا کب تک ممکن ہوگا؟

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک دعائیں کرنے، نوافل ادا کرنے، ذکر الٰہی سے اوقات کو معمور کرنے اور مستحقین کا خاص خیال رکھنے کا مہینہ ہے

یہ ایسا مہینہ ہے جو بڑے اور چھوٹے کے امتیاز کو بکلّی مٹا کر انہیں ایک دوسرے کے برابر کھڑا کر دیتا ہے

اس ماہ میں اور دعاؤں کے علاوہ یہ بنیادی دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبر و ریا سے محفوظ اور مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۹ اگست ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶ کا درج ذیل حصّہ تلاوت فرمایا:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۔

اس کے بعد فرمایا:-

ماہ رمضان بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے اور بہت سی برکتیں لے کر آگیا ہے اس ماہ میں صرف روزے ہی رکھنے کا حکم نہیں، گو اس کی بڑی عبادت تو اسی طریق پر روزہ رکھنا ہے جس طرح اسلام نے بتایا ہے لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ روزے رکھنے کے علاوہ یہ ماہ دعائیں کرنے کا ہے، نوافل ادا کرنے کا ہے، ذکر الٰہی سے اپنے اوقات کو معمور کرنے کا ہے نیز یہ مستحقین کا خاص طور پر خیال رکھنے کا مہینہ ہے اور

اگر انسان غور کرے

تو یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو بڑے اور چھوٹے کو ایک مقام پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے اور برابر کر دیتا ہے۔ دن کے وقت بھوکا رہنے اور رات کے اوقات میں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کے لحاظ سے چھوٹے اور بڑے کی کوئی تمیز نہیں رہتی ان میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی عظمت قرآن کریم میں بیان کی ہے۔ اس ماہ کی ایک عظمت یہ بھی ہے کہ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ماہ رمضان میں جتنا قرآن کریم اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا دَور کیا کرتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی کے لانے والے فرشتہ ہیں۔ وہی قرآن کریم کی وحی کو لے کر آتے تھے آیت یا اس کے ٹکڑوں کی شکل میں جیسا کہ وحی نازل ہوتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں وہ میرے ساتھ قرآن کریم کا دَور بھی کرتے ہیں (ہماری جماعت میں خصوصاً مرکز میں قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ اس میں دوستوں کو شامل ہونا چاہیئے۔)

قرآن کریم کی اپنی ایک عظمت ہے اور بڑی ہی عظمت ہے۔ اس آیت میں جو ابھی مَیں نے تلاوت کی ہے یہ بتایا گیا ہے کہ تین باتیں

قرآن کریم کی عظمت

کو ثابت کرنے والی ہیں۔ ایک تو یہ کہ هُدًى لِّلنَّاسِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت کے اس ٹکڑے کی بہت سی تفسیریں کی ہیں۔ ایک تفسیر آپ نے یہ کی ہے کہ هُدًى لِّلنَّاسِ کا مطلب یہ ہے کہ جو ہدایت لوگ بھول چکے تھے، اسے دوبارہ پیش کرنے والا۔ ہدایت تو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے آنی شروع ہوئی اور بہت سی شریعتیں نازل ہوئیں لیکن وہ اُمتیں جن کی طرف مختلف اوقات میں شریعتیں نازل ہوئیں۔ ایک وقت گزرنے کے بعد ان کی زندگی میں رُوحانی طور پر دو تبدیلیاں آئیں۔ ایک تو یہ کہ روحانی طور پر ارتقاء کے کچھ مدارج وہ طے کر چکے تھے اور روحانی طور پر زیادہ بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہو چکے تھے اور دوسری تبدیلی یہ آئی کہ جو شریعت ان پر نازل ہوئی تھی اس کو بھی بہت حد تک وہ بھول گئے اور بہت سی بدعات اس میں شامل ہو گئیں۔ پس قرآن کریم نے وہ

بنیادی صداقتیں

جو پہلی شریعتوں کے اندر پائی جاتی تھیں۔ لیکن پہلی شریعتوں کے مخاطب انہیں بھول چکے تھے وہ ہدایتیں پھر لوگوں کو سکھائیں اور انسان کو ان سے متعارف کرایا۔ یہ هُدًى لِّلنَّاسِ کے ایک معنی ہیں۔

وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى۔ دوسری بات جو قرآن کریم کی عظمت کو ثابت کرتی ہے یہ ہے کہ پہلی شریعتوں اور ہدایتوں میں جو باتیں اور جو صداقتیں مجمل طور پر پائی جاتی تھیں، قرآن کریم نے ان کے اجمال کو دُور کیا اور پوری حقیقت کھول کر انسان کے سامنے رکھ دی۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ وَالْفُرْقَانِ۔ چونکہ پوری کتاب اور کامل ہدایت جو قرآن میں نازل کی گئی وہ پہلی شریعتوں اور ہدایتوں میں نہیں تھی، اس لئے وقت گزرنے پر ان کے اندر اختلاف پیدا ہوا اور چونکہ زمانہ زمانہ کی ہدایت اور ملک ملک کی ہدایت میں فرق تھا، اس لئے بنیادی طور پر جو مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اس کے اندر ایک اختلاف پیدا ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کچھ کہا، آپ نے کہا کہ اگر کوئی تجھے تھپڑ لگاتا ہے تو تو بھی اسے تھپڑ لگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کچھ اور کہا، انہوں نے کہا کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ لگاتا ہے تو تو دوسرا گال بھی آگے رکھ دے۔ پس ہدایت میں اور تعلیم میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی فرق پیدا ہو گیا اور اختلاف پیدا ہو گیا۔ لیکن یہ اختلاف تب پیدا ہوا جب یہود نے حضرت مسیحؑ کے ماننے سے انکار کر دیا اور بدلے ہوئے حالات کے مطابق ان کی اصلاح کے لئے جو حکم نازل ہوا تھا کہ

نرمی اختیار کرو

تمہارے اندر سختی زیادہ پیدا ہو چکی ہے چونکہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نہیں مانا اس لئے ان کی اِس تعلیم کو بھی نہیں مانا اور پہلی تعلیم جو جزوی اور غیر مکمل تھی، جو حقیقی تعلیم کا ایک حصّہ تھی، اس پر قائم رہے اور حقیقی تعلیم کا جو دوسرا حصّہ حضرت مسیح علیہ السلام لے کر آئے تھے اس کو ماننے سے انکار کیا اور اس طرح اختلاف پیدا ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ تم خدا تعالیٰ کی طرف سے کیسے ہو سکتے ہو جبکہ پہلی شریعتوں سے اس قسم کے اختلاف کرنے والے ہو۔ حالانکہ انسانی فطرت بھی اپنی ترقی یافتہ حالت میں پہلی شریعتوں کے ساتھ پورے طور پر اتفاق نہیں کر سکتی تھی۔ اِس واسطے تیسری بات قرآن کریم میں یہ پائی جاتی ہے کہ اس نے حق و باطل میں کھلا فرق کر کے ان میں تمیز پیدا کر کے تمام پہلی ہدایتوں کے ماننے والوں میں جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے انکو دُور کرنے کا سامان پیدا کر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی شکل میں ایک کامل اور مکمل شریعت انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی۔ ان تینوں باتوں کی تفسیر تو لمبی ہے لیکن مَیں نے مختصراً ان کی طرف اشارے کر کے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

جب کامل شریعت آ گئی اور اس نے فرقان ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (البقرہ آیت ۱۸۷) اس کی ایک تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمائی ہے کہ

جب خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے یہ پوچھیں کہ اس شریعت پر ہم ایمان لائے ہیں اب ہمارے اور پہلوں کے درمیان قرآن کریم نے کیا فرق، کیا تمیز پیدا کی ہے، ہم میں اور

پہلی شریعتوں کے ماننے والوں میں

شریعت اسلامیہ نے کیا امتیاز پیدا کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ دیا فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ کہ پہلوں کو دیکھو وہ میرے قرب سے محروم ہو چکے ہیں۔ میرے دربار سے دھتکارے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اور آپؐ کو اسوہ بنا کر اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے تمہارا یہ مقام ہے کہ تم ان کی طرح دُور اور مہجور نہیں ہو بلکہ میرے مقرب ہو فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ تم میں اور تمہارے غیر میں امتیاز یہ ہے کہ "میں مسلمان کے قریب ہوں" اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اور جب وہ مجھ سے دُعا مانگتا ہے تو میں اس کی دُعا کو قبول کرتا ہوں اور اپنے الہام کے ذریعے اس قبولیت کی بہتوں کو بشارت دیتا ہوں لیکن یہ شرط اپنی جگہ قائم ہے کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ بشرطیکہ تم میرے حکم کو قبول کرو وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اور اپنے ایمان پر حقیقی طور پر ثابت قدم رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعا نتیجہ ہے ایک اور چیز کا، اور وہ سلسلہ چلتا ہے فضل سے۔ اصل یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کرتا ہے تو اس میں اور ایک غیر مسلم میں جو امتیاز پیدا کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کر کے وہ معرفت حاصل کرتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی صحیح شناخت کرتا ہے، اس کی عظمت اس کے دل میں بیٹھتی ہے اور اس کی کبریائی اور اس کے جلال سے وہ آشنا ہوتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک ہی وقت میں ایک ہی ہستی "اللہ" کے متعلق اس کے دل میں محبت اور خوف پیدا ہوتا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں اسے

اللہ تعالیٰ کا قرب

حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے کہ کس طرح فضل کے نتیجے میں مقبول دُعا کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس کے متعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لمبا حوالہ پڑھ کر سُنا دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور نہ مفید ہو سکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے اور پھر بار بار فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا۔ غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل، معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے اور نفس امّارہ کے گرد و غبار کو دُور کر دیتا ہے اور رُوح کو قوّت اور زندگی بخشتا ہے۔ اور نفس امّارہ کو امّارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بد خواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے۔ اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ کبھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے رُوح میں پیدا ہوتی ہے وہ دُعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دُعا کرتے ہیں (خدا کے فضل اور معرفت کے بغیر جو دُعا کرنے والے ہیں، آپؑ نے ان کو مخاطب کیا ہے کہ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دُعا کرتے ہیں) اور تمام

نماز دُعا ہی ہے

جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دُعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی[1] جو دُعا کرتے تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے[2] جو دُعا ؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دُعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دُعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری رُوح دُعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں

تنہائی کا ذوق

اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں، نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق و وفا سے دُعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائیگا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دُعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دُعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دُعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ (رُوحانی خزائن جلد ۲۰) ص۲۲۵ تا ص۲۲۲)

پس اس ماہ میں خاص طور پر دُعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ بنیادی دُعا بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبر و اباء اور فخر و ریاء سے معصوم دُعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان دعاؤں کو قبول کرے اور دُعا کے ذریعہ سے ایک مومن مسلم کو جو نعمتیں ملنے کا وعدہ دیا گیا ہے اس قسم کی دُعاؤں کی توفیق عطا کرے اور ہمیں ہمیشہ ایمان کے صراط مستقیم پر قائم رکھے اور اپنی رضا کی جنتوں کا ہمیں ہمیشہ وارث بنائے رکھے ؛

---

[1] یعنی ہوائے نفس کے زندان میں رہنے والے۔ جیسا کہ اوپر ذکر آیا تھا۔
[2] یعنی رُوحانی آنکھ سے۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم محمد عبد الرب صاحب بھدرکی حال مقیم کوراپٹ اڈیسہ، تحریر کرتے ہیں کہ عزیزہ طاہرہ رب صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہوا بلکہ بیماری عود کر کے حالت بہت نازک ہو گئی ہے اور آپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ انہوں نے اعانت بدر میں ۵/ روپے اور درویش فنڈ میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲۔ خاکسار کا بیٹا عزیزم رفیع اللہ غوری دسویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے عزیز کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار : محمد رحمت اللہ غوری ۔ حیدر آباد

نوٹ : موصوف نے مبلغ ۵/ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ (ایڈیٹر)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء

قسط نمبر ۲

احمدی بزرگوں کی مالی قربانیاں

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

(۲) ازالہ اوہام میں تحریک (۱۸۹۱ء)

"فتح اسلام" کے بعد "ازالۂ اوہام" میں حضورؑ نے یورپ اور امریکہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے احباب کو مالی مدد دینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ... (کوئی شخص) اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو عزیز نہ سمجھے"۔ (حصہ دوم ص۸۲۲)

بعد ازاں چند معاونین کے ذکر میں اوّل نمبر پر حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے متعلق رقم فرمایا ہے:۔

"ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقع دیا اُن کے مال سے جسقدر مجھے مدد پہنچی ہے، مَیں کوئی نظیر نہیں دیکھتا۔ جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں... اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اوّل درجہ پر نکلے مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ ع

قرار در کفِ آزادگان نہ گیرد مال

لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ .... دیا اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا .... اور بھی ان کی مالی خدمات .... کا سلسلہ جاری ہے .... ان کو خدا تعالےٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے .... انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں ... تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ مَیں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا"۔ (ص۷۷۷ و ص۷۷۸)

دوسرے نمبر پر حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے متعلق حضورؑ رقم فرماتے ہیں:۔

"(وہ) اخویم مولوی نورالدین صاحب کے دوستوں میں سے اور ان کے رنگ اخلاص سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں ... وہ ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ (اس سلسلے کے دینی اخراجات کے لئے) چندہ کی صورت پر کوئی .... احسن انتظام ہوجائے چنانچہ رسالہ "فتح اسلام" میں جس میں مصارف دینیہ کی پنج شاخوں کا بیان ہے انہیں کی تحریک اور مشورے سے لکھا گیا تھا۔ ازالہ اوہام کے طبع کے ایام میں دو سو روپیہ ان کی طرف سے پہنچا اور اُن کے گھر کے آدمی بھی ... اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کر چکے ہیں۔ حکیم صاحب ... نے باوجود ان سب خدمات کے ... پنج روپے ماہواری ... دینا مقرر کیا ہے جزاھم اللہ خیر الجزاء واحسن الیھم فی الدّنیا والعقبیٰ" (ص۷۸۱ و ص۷۸۲)

حضرت قاضی خواجہ علی صاحب کے متعلق حضورؑ رقم فرماتے ہیں۔

"عاجز کے منتخب دوستوں میں سے ہیں محبت و خلوص و وفا و صدق و صفا کے آثار اُن کے چہرہ پر نمایاں ہیں .... خدمت گذاری میں ہر وقت کھڑے ہیں ... ایام سکونت لودہانہ میں جو چھ چھ ماہ تک بھی اتفاق ہوتا ہے ایک بڑا حصہ مہمانداری کا خوشی کے ساتھ وہ اپنے ذمے لے لیتے ہیں ... وہ ہمدردی اور خدمت اور ہر ایک قسم کی غمخواری میں کسی بات سے فرق نہیں کرتے ... میری دانست میں وہ ان مراحل کو طے کر چکے ہیں جن میں کسی خطرناک لغزش کا اندیشہ ہے"۔ (ص۷۹۴)

حضرت چوہدری رستم علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے کے بارے میں حضورؑ رقم فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک جوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اوّل درجہ کے دوستوں میں سے ہے ... کسی ابتلاء کے وقت مَیں نے اس دوست کو متزلزل نہیں پایا .... وہ دو روپیہ چندہ اس سلسلہ کے لئے دیتے ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء"۔ (ص۸۰۶ و ص۸۰۷)

"آپ اپنے نفس سے اللہ رسول کی راہ میں فدا ہیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم مکتوب نمبر ۶۵ مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۸۸ء)

حضورؑ کے ان کے نام دو صد اسّی مکتوبات مظہر ہیں کہ حضورؑ ان کو بلا تکلّف مختلف کام مہمانوں کی تواضع کے سلسلہ میں یا قرض لینے کے لئے یا دلوانے کے لئے تحریر فرماتے تھے اور چندہ بعد میں بیس روپے ماہوار کرنے پر کئی ماہ کا پیشگی ضروریات سلسلہ کے لئے طلب فرمالیتے تھے اور سلسلہ کے امور میں مشورہ بھی ان سے فرماتے تھے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"تمام جماعت میں ایک آپ ہی ہیں جو اپنی محنت اور کوشش کی تنخواہ کا ایک ربع ہمارے سلسلہ کی امداد میں خرچ کرتے ہیں۔ آپ کو اس صدق و ثبات کا خدا تعالےٰ بدلہ دیوے آمین"۔

(مکتوب نمبر ۲۴۱ محررہ یکم مئی ۱۸۹۶ء)

دو روپے ماہوار سے بیس روپے ماہوار آپ نے چندہ کر دیا تھا۔

(" " مکتوب ۲۲۹ مورخہ ۹/۱/۹۵)

پھر آپ وقتی چندوں کے علاوہ پچاس روپے ماہوار چندہ باقاعدہ دیتے رہے۔ (ریویو آف ریلیجنز اردو بابت جنوری ۱۹۰۹ء صفحہ)

حضرت عرفانی صاحبؓ نے تحریر فرمایا کہ چوہدری صاحب "سلسلہ (احمدیہ) میں سب سے پہلے بزرگ تھے جنہوں نے پنشن لے کر سلسلہ کا کام مفت کیا حتیٰ کہ کھانا لینا بھی پسند نہ کیا"۔ (" " ص۶۴)

(۳) جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء تحریک چندہ تین ہزار روپے

جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء کے موقعہ پر یورپ اور امریکہ کے لئے ایک پندرہ روزہ اخبار جاری کرنے اور ایک چھاپہ خانہ کے قیام کے بارے میں مشورہ ہوا۔ تخمینہ ماہوار اخراجات اڑھائی صد روپے تھا۔ تراسی احباب کے سالانہ وعدوں کا میزان قریباً پونے آٹھ صد ہوا۔ ان میں سے پینتیس احباب سے قریباً اڑتالیس روپے وصولی ہوئی بعض احباب کے اسماء اور ان کے سالانہ وعدے یوں تھے۔ قاضی ضیاء الدین صاحبؓ اور مرزا اسمٰعیل بیگ صاحبؓ (ایک ایک روپیہ) میاں جمال الدین صاحب سیکھوانیؓ (۱/۲ روپیہ) منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ اور شہزادہ عبدالمجید صاحبؓ لدھیانوی بعدہٗ مجاہد ایران (تین تین روپے) میاں شادی خان صاحبؓ (پانچ روپے) پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ اور میر حامد شاہ صاحبؓ سیالکوٹی (بارہ بارہ روپے) اور سید فضیلت شاہ صاحب سیالکوٹیؓ (چھتیس روپے)

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بھی اس چندہ میں شرکت کی تھی۔ یہ وہ بزرگ ہیں جو ہوشیار پور کے چلّہ کے وقت حضورؑ کی خدمت میں رہے۔ سُرخی کے نشان اور دیگر بہت سے نشانات کے آپؓ گواہ تھے۔ اور حضورؑ کے ارشاد کے مطابق سُرخی کے نشان والی قمیص میّت آپؓ کی تدفین عمل میں آئی آپ کے بارے میں حضورؑ نے رقم فرمایا:۔

"مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لا سکتا .... یہ شخص محبانِ خدا اور رسول میں سے ہے ... میرے منتخب محبوں میں سے ہے۔ اور باوجود تھوڑے سے گذارہ .. ... کے ہمیشہ حسب مقدرت اپنی خدمتِ مالی میں بھی حاضر ہے۔ اور اب بھی بارہ روپے سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔" (ازالہ اوہام ص۷۹۶ و ص۷۹۷)

حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری نے بھی اس موقعہ پر چندہ بھجوایا حضور نے تحریر فرمایا:۔

"وہ وفادار مخلص ہیں۔ اور لا یخافون لومۃ لائم میں داخل ہیں جوشِ ہمدردی کی راہ سے دو روپیہ ماہواری چندہ دیتے ہیں ... فطرت نورانی رکھتے ہیں"۔ (" " ص۸۱۳)

آپؓ نے تبلیغ کی خاطر دستر خوان کا وسیع انتظام کر رکھا تھا۔ درس قرآن و حدیث کا سلسلہ جاری تھا نتیجۃً بہت سے احباب کو ہدایت ملی دسترخوان پر آپ کی آمد کا بیشتر حصّہ صرف ہوتا تھا

(مضمون آپ کے داماد قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ الفضل ۱۸/۲/۴۲)

(۴) چندہ سفر نصیبین (۱۸۹۹ء)

مشہور تاریخی کتاب "روضۃ الصفا" میں مرقوم ہے کہ واقعہ صلیب کے زمانہ میں شاہ نصیبین نے آپ کو اپنے ہاں آنے کے لئے مدعو کیا تھا اس دعوت نامہ کا اندراج ایک انگریز نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ وہاں تین احباب پر مشتمل ایک وفد تحقیقات کے لئے بھجوایا جائے (اس) بارہ میں چندہ کی تحریک پر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے ایک اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے دو احباب کے سفر خرچ کی ذمہ داری اٹھائی منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی سیکھوانی صاحبان، میاں جمال الدین صاحب میاں امام الدین صاحب و میاں خیر الدین صاحب نے بھی چندہ دیا۔ ان مؤخر الذکر چاروں احباب کے متعلق حضورؑ رقم فرماتے ہیں:-

"ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا۔ وہ سب لے آئے ہیں۔ اور دین کو آخرت پر مقدم کیا۔ جیسا کہ بیعت میں شرط تھی"۔
(تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۔ جلد دوم صفحہ ۔ و اصحاب احمد)

(۵) تحریک تعمیر منارۃ المسیح (۱۹۰۰ء)

ایک پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اس کی تعمیر عمل میں آئی۔ ایک سو سے اوپر احباب نے ایک صد روپیہ فی کس کے حساب سے اس میں حصہ لیا مولوی غلام حسن خان صاحب نے بھی اس میں شرکت کی تھی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بھی نواب صاحب کے سفر نصیبین اجراء ریویو آف ریلیجنز و الفضل و مدرسہ تعلیم الاسلام حلقہ ناصر آباد، انسداد فتنہ ملکانہ و تحریک جدید بہت سی تحریکات ہیں۔ جن میں دل کھول کر حصہ لیا ایک دفعہ شدید ضرورت کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانصد روپیہ آپ سے منگوایا۔ اور حضرت ام المؤمنین کے کنگن رہن بھجوائے۔ لیکن نواب صاحب نے روپیہ کے ساتھ کنگن بھی واپس بھجوا دیئے۔ بعض آڑے وقتوں میں آپؓ کا مال شدائد کے دفاع کے کام آتا تھا۔ مثلاً مقدمہ کرم دین۔ حضورؑ اور حضورؑ کے بعض رفقاء کی گرفتاری کے خطرہ کے پیش نظر احتیاطاً جو آپؓ کے ذریعہ روپیہ کا انتظام ہوا اور جرمانہ ادا ہو کر قید و بند کا خدشہ ٹل گیا۔ اپیل پر جرمانہ واپس ہوا۔

حضورؑ آپؓ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو"۔
"میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسا کہ اپنے فرزند عزیز سے۔۔۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس جہان کے بعد بھی خدا تعالیٰ ہم کو دارالسلام میں آپ کی ملاقات کی خوشی دکھا دے"۔

(۶) تحریک اجراء ریویو آف ریلیجنز دس ہزار روپیہ (۱۹۰۱ء)

انگریزی زبان میں سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر شائع کرنے اور رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جاری کرنے کے بارے میں ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو ایک اجلاس ہوا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشرح و بسط دجالی فتنہ کا ذکر کر کے بتایا کہ کس طرح بیس لاکھ مسلمان ارتداد اختیار کر چکے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف کثیر لٹریچر شائع ہوا ہے اور فرمایا:-

"اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم کو اس قدر خزانے دے دیتا کہ ہم کو پرواہ بھی نہ رہتی۔۔۔۔ ثواب (کے حصول) کے لئے مستعد ہو جاؤ اور یہ بھی مت سمجھو کہ اگر اس راہ میں خرچ کریں گے۔ تو کچھ کم ہو جائیگا"۔

احباب حسب استطاعت مالی خدمت بجا لائے اور ہر طرح سے کوشش کر کے اپنی اخلاص مندی و سرگرمی و ہمدردی کا ایک قابل قدر نمونہ دکھلایا۔ یہ تحریک کی گئی تھی کہ سرمایہ فراہم کرنے کے لئے حصص خریدے جائیں۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفۃ المسیح الاوّل) نے سولہ صد روپیہ کے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ نے چار صد روپیہ کے اور حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے ڈیڑھ صد روپیہ کے وعدے کئے۔ اوّلین تحریک تک دس ہزار روپیہ کے مطلوبہ سرمایہ میں سے پونے آٹھ ہزار روپیہ کی خرید کے وعدے ہو چکے تھے۔ (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰/۱۱ ملخصاً)

(۷) تعمیر مسجد نور۔ پانچ ہزار روپیہ (۱۹۱۰ء)

بعد میں جس محلہ کا نام دارالسلام رکھا گیا اس میں مارچ (۱۹۱۰ء) میں اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے رکھا اخراجات تعمیر پر قریباً پانچ ہزار روپیہ خرچ آیا جس کا نصف حصہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ کی ایک وصیت سے اور نصف حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کی مساعی سے احباب سے فراہم ہوا۔ (بدر ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۰ء و ملخصاً ریویو آف ریلیجنز اردو دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۴۸۴)

بعد میں بھی بعض احباب نے اس کے بیرونی فرش کے لئے مالی مدد کی۔ اور تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے خاکسار کو بھی احباب سے چندہ کر کے اس کے صحن میں فرش کروانے اور وضو کی ٹوٹیاں لگوانے کی توفیق ملی فالحمد للہ۔

اپریل میں مسجد کا کمرہ تیار ہونے پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ایک روز نماز عصر وہاں پڑھا کر اس کا افتتاح کیا۔ اور درس قرآن دیا جس میں تبسم کنا کر فرمایا کہ اس کی بنیاد رضائے الٰہی کی خاطر اور تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اور جس کی بنیاد رضائے الٰہی پر ہو وہ بڑی پکی مسجد ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ

"میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ میری چٹان سے جو سر مارے گا۔ اس کا سر ٹوٹ جائیگا"۔
(الحکم ۲۱/۲۸ اپریل ۱۹۱۰ء)

یہ مسجد بہت مبارک ہوئی ۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۳ء جلسہ سالانہ اسی میں منعقد ہوا خلافت ثانیہ کا انتخاب بھی اسی میں ہوا۔ اور اس خلافت میں شوریٰ میں جمعہ اور نماز عصر اور جلسہ سالانہ میں ظہر و عصر اسی میں پڑھی جاتی تھیں۔

(۸ و ۹) تعمیر بورڈنگ و تعلیم الاسلام ہائی اسکول

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۲ء میں علی الترتیب وسیع عمارات بورڈنگ پر سلسلہ کے خزانہ کے علاوہ ساڑھے چار ہزار روپیہ حکیم فضل دین صاحبؓ بھیروی کی ہبہ کردہ جائیداد سے حاصل ہوئے۔ (رپورٹ سالانہ ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ء وغیرہ)

مدرسہ پر اواخر ستمبر ۱۹۱۲ء تک نصف لاکھ روپیہ صرف ہو چکا تھا۔ ایک مرحلہ پر روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے مشکل آن پڑی تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمہ داری پر پانچ ہزار روپیہ قرض حاصل کر کے دیا۔ (بدر یکم اگست ۱۹۱۲ء و رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ۱۳-۱۹۱۲ء)

(۱۰) اعانت منجانب انجمن انصار اللہ (۱۹۱۳ء)

ایک رؤیا کی بناء پر بعد استخارہ و اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے تبلیغی تربیتی مقاصد کے لئے ایک انجمن انصار اللہ قائم کی تھی۔ حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کہ میں بھی انجمن انصار اللہ میں شامل ہوں۔ (بدر ۹/۱۱/۳) اس انجمن کے چندہ سے ذیل کے بہت سے اہم کام سرانجام پائے:-

۱۔ خواجہ کمال الدین صاحب جو انگلستان میں تھے مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کو وہاں منگوانا چاہتے تھے۔ جن نے سیکرٹری صدر انجمن ہونے کی حیثیت میں حضرت خلیفہ اوّل کی ہدایت کو ٹال رہے تھے۔ تاکہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے اور آپ کے ایک ساتھی کو وہاں نہ بھجوایا جائے۔ اس پر چندہ انصار اللہ تین صد روپیہ دیا گیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کی طرف سے ایک سو پانچ روپے ملے۔ بعض احباب کی رقوم سے سات صد سے کچھ کم جمع ہوئے اور حضرت خلیفہ اوّل کے ارشاد پر ایک سو پانچ روپے صدر انجمن نے دیئے اور چوہدری صاحب انگلستان جولائی ۱۹۱۳ء میں تشریف لے گئے۔
(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۵۶ء وغیرہ)

حضرت میر صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"نہایت یکرنگ اور صاف باطن اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں"۔
(ازالہ اوہام صفحہ ۸۰۵)

بحمد اللہ اس طرح مرکز سلسلہ کی طرف سے وہاں احمدیہ مشن قائم ہوا۔ جو چونسٹھ سال سے بہر نحو ترقی کر رہا ہے ۱۹۴۷ء سے بیرون ہند و پاک کے لئے نہایت فعال مرکز ثابت ہو رہا ہے۔

۲۔ سلسلہ کے لئے اعلیٰ درجہ کے مبلغ تیار کرنے کے لئے جولائی ۱۹۱۳ء میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل کو مصر بھجوایا گیا اخراجات سفر مجلس انصار اللہ نے دیئے۔ سید صاحبؓ مصر سے بیروت اور پھر حلب چلے گئے
(باقی صفحہ پر)

منقولات

سُورج کی سکڑن پھیلن

دو تین سال پہلے عام خیال یہ تھا کہ سُورج ایک عظیم نیوکلیائی بھٹی ہے کیونکہ سال بھر میں دنیا جتنی توانائی حاصل کرتی ہے اس سے کئی لاکھ گنا توانائی سُورج ہر لمحہ ہماری دنیا کی طرف بھیجتا ہے۔ سُورج کے اندر درجۂ حرارت ڈیڑھ کروڑ ڈگری تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے اندر اتنا بھاری دباؤ ہوتا ہے کہ شمسی گیس سیسے سے ۹۰ گنا زیادہ بھاری ہوتی ہے اور سُورج کے اندر ہائیڈروجن گیس ہیلیم گیس میں تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اس کے ساتھ ہی زبردست توانائی پیدا ہوتی ہے۔

اب تک سُورج کے بارے میں یہ نظریات ہی مقبول رہے ہیں۔ انہی نظریات کی بنیاد پر ماہرین طبیعیات عدم کنٹرول کے ساتھ حرکی نیوکلیائی ردّ عمل حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں اور وہ کنٹرول کے ساتھ نیوکلیائی آمیزے پر دسترس حاصل کرنے کے قریب ہیں۔

لیکن سُورج کے بارے میں نظریات جو خلائی عہد کی شروعات کے ساتھ زیادہ واضح ہونے لگے تھے ایک بار پھر سائنسدانوں کے لئے تشکیک کا باعث بن گئے نئی تحقیق کے جو نتائج سامنے آئے وہ سورج کے اندر حرکی نیوکلیائی بھٹی کے وجود کے خیال کے منافی تھے۔ یہ نتائج مختلف طریقوں سے امریکہ، برطانیہ اور سودیت یونین میں حاصل کئے گئے تھے۔

کریمیا (سودیت یونین) اور برمنگھم (برطانیہ) میں سائنس دانوں کی تحقیق سے یہ پتہ چلا ہے کہ زمین کا ستارہ سُورج ہر دو گھنٹہ ۴۰ منٹ میں پھیلتا اور سکڑتا ہے۔ لیکن پھیلنے اور سکڑنے کی یہ وسعت بہت معمولی ہوتی ہے۔ سُورج کا کنارہ اپنے مرکز کی طرف دس کلومیٹر سکڑ جاتا ہے۔ اب یہ جاننا ضروری ہو گیا ہے کہ اس جنبش اور ارتعاش کی کتنی قسمیں پائی ہیں۔ اکادیمیشن آندری سیورنی ان سائنسدانوں میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے سُورج کے سکڑنے اور پھیلنے کے عمل کو دریافت کیا ہے۔ ان کے بیان کے مطابق، "اب سائنسدانوں کو کئی حقائق پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔" سُورج کے اس متعین پھیلنے اور سکڑنے کے عمل کے پیش نظر نیوکلیائی ردّ عمل کا امکان قابل قبول نہیں ٹھہرتا، لیکن اگر سُورج کی شکل میں یہ تبدیلی زیادہ واضح ہوتی اور وہ کبھی ککڑی اور کبھی شلغم کی شکل اختیار کرتا تو سُورج کے بارے میں موجودہ نظریات پر نظرثانی کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

ساؤتھ ڈکوٹا (امریکہ) میں کئی سال تک جاری رہنے والے تجربات کے بھی غیر متوقع نتائج سامنے آئے ہیں۔ سونے کی ایک خالی کان میں ۱۵ سو مربع میٹر گہرائی میں سُورج کے ذرات کو "قید" کرنے کے لئے خاص آلات نصب کئے گئے تھے۔ جو نیوکلیائی عمل کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں، لیکن یہ آلات سُورج کے ان ذرات کو "قید" کرنے میں ناکام رہے، حالانکہ ہر لمحہ زمین کے ہر مربع سینٹی میٹر سے ۶۰ ارب ذرات گزرتے ہیں۔

سودیت خلائی طبیعیات ماہرین کا یقین ہے کہ جلدبازی میں نتائج اخذ کرنا اور ستاروں کی ساخت کے بارے میں بُنیادی نظریات کو ترک کرنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ سودیت یونین میں سُورج کے ذرّات کو "قید" کرنے کے سلسلے میں کوششیں جاری رہیں گی۔

سائنسدانوں نے موجودہ معلومات کی بُنیاد پر یہ اندازہ لگایا ہے کہ سُورج کم سے کم دس ارب برس تک اس کرۂ ارض کو گرمی اور روشنی فراہم کرتا رہے گا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے دنیا کی عمر ۴ ارب ۶۰ کروڑ برس ہے اور دنیا اگر موجودہ سطح پر سُورج کی گرمی اور روشنی حاصل کرتی رہے تو وہ اس سے دگنی عمر تک اپنے وجود کو صحیح سالم رکھنے کی اُمید کر سکتی ہے دنیا شمسی توانائی کا ایک نہایت حقیر اور قلیل حصہ ہی استعمال کر پاتی ہے۔ شاید انسان سُورج کی تمامتر توانائی کو استعمال کرنے کی اہلیت کبھی حاصل نہیں کر سکے گا۔

شمسی توانائی کو استعمال میں لانے کا خیال سائنسدانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ توانائی اتنی بہتات کے ساتھ موجود ہے، پھر یہ توانائی غیر آلودہ ہے۔

اب تک اس توانائی کو استعمال کرنے کی راہ میں کیا رکاوٹیں حائل رہی ہیں؟ شمسی توانائی سے استفادہ کرنے میں دو رکاوٹیں حائل رہی ہیں: سُورج سے توانائی حاصل کرنے میں پہلی مشکل یہ ہے کہ سُورج سے دن میں ہی توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ دوسرے اس کے لئے فضا کا صاف ہونا بھی ضروری ہے عرض البلد اور موسم بھی سُورج سے توانائی حاصل کرنے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ شمسی توانائی منتشر ہوتی ہے۔ کسی مبالغے کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اصولی طور پر سائنس اور ٹیکنولوجی میں ان مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت موجود ہے

تیسرے سودیت "اسپوتنک" (۱۹۵۸ء) میں پہلا شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے والا "پلانٹ" سلی کون کرسٹل سیلس پر مشتمل تھا۔ جو سُورج کی روشنی کو توانائی میں تبدیل کرتے تھے۔ موجودہ سیمی کنڈکٹر روشنی کو بجلی میں تبدیل کرنے کی اچھی صلاحیت رکھتے ہیں اگر ان سیلس کو کسی ایسے خطے کے ایک سو مربع کلومیٹر کے علاقے میں رکھدیا جائے، جہاں اچھی دھوپ پڑتی ہو تو یہ سیل بیٹری دنیا کے تمام بجلی گھروں سے زیادہ بجلی پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن ابھی ایسی بیٹری بنانا ممکن نہیں ہو سکا ہے، کیونکہ اس پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے اس لئے فی الحال ایسی بیٹریوں کا استعمال خلائی ٹیکنولوجی اور محدود سطح پر پاور انجینئرنگ کے شعبوں تک محدود رہا ہے۔ مگر اب ان کا استعمال دوسرے شعبوں میں کیا جا رہا ہے اور اس سمت میں اولین قدم اُٹھائے جا رہے ہیں۔ ازبکستان اور ترکمانیہ کے تحقیقی مراکز میں روشنی کو بجلی میں تبدیل کرنے والے ایسے جنریٹر تیار کئے گئے ہیں جو ریگستانی علاقوں میں زیر زمین پانی کو نکالنے والے پمپوں کو بجلی سپلائی کر سکتے ہیں۔ ان چراگاہوں میں جہاں مشہور قراقل بھیڑیں پالی جاتی ہیں شمسی توانائی کے ذریعے پانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور دوسرے طریقوں سے پانی نکالنے کے مقابلے میں اس طرح پانی حاصل کرنے میں زیادہ کفایت رہتی ہے

سودیت سائنسدان شمسی توانائی کو برقی توانائی میں تبدیل کرنے کے نئے طریقے دریافت کرنے کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ ازبکستان اور ترکمانیہ کی سائنسوں کی اکادیمیوں کے انجینئرنگ اداروں نے بھی تجرباتی شمسی بجلی گھر قائم کئے ہیں جہاں نئے تجربے کئے جا رہے ہیں۔

آرمینیا میں بھی ایک ایسا مرکز قائم کیا گیا ہے یریوان کے جنوبی نواحی علاقے میں ایک کھلی جگہ میں ایک ایسی تجربہ گاہ ہے۔ جو شمسی بھٹیاں اور شمسی بیٹریاں اور کچھ دوسرے متعلقہ آلات بنانے کا کام کر رہی ہے آرمینیا میں ایک طاقتور نیم صنعتی شمسی بھٹی بھی زیر تعمیر ہے جو ایک ۱۰ میٹر دائرہ قطر کے آئینے سے شمسی توانائی حاصل کرتی ہے۔ یہ بھٹی ۴ ہزار ڈگری حرارت پیدا کر سکے گی جو سُورج کی سطح کے درجۂ حرارت کا ایک تہائی ہے۔

آئینوں کے ذریعہ شمسی توانائی حاصل کرنے کا طریقہ سب سے موثر ثابت ہوا ہے۔ بخارا (ازبکستان) میں ایک خاص پلانٹ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جو ہر سال ۲۵ ہزار شمسی چولہے تیار کرے گا۔

گرم بکسوں کے ذریعہ سورج کی شعاعوں کو قید کرنے کا طریقہ مستعمل ہے۔ تاشقند آباد میں ایک ایسی تجرباتی تین منزلہ عمارت بن گیا۔ جہاں اندر درجۂ حرارت محض ۲۵ ڈگری تھا جبکہ باہر درجۂ حرارت ۴۰ تھا۔ اس عمارت میں نصب ایئر کنڈیشنگ پلانٹ سورج کی شعاعوں سے توانائی حاصل کرتا ہے اور گرمیوں میں عمارت کو سرد اور سردیوں میں گرم رکھتا ہے ایسی عمارتوں کی چھتیں مسطح ہوتی ہیں۔ اور انہی چھتوں پر پڑنے والی شعاعوں کو بجلی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جلد ہی ترکمانیہ کی راجدھانی میں ایسی عمارتیں عام سی بات بن جائیں گی۔

پودے بھی شمسی توانائی کسب کرتے ہیں۔ اور اس اکتساب کے ذریعے مسلسل شمسی توانائی کو کاربن ڈائی اوکسائڈ اور پانی میں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ پودے نہایت قلیل شمسی توانائی جذب کرتے ہیں۔ یعنی دنیا تک آنے والی شعاعوں کا صرف ایک یا ڈیڑھ فیصدی۔ کیا مصنوعی طریقے سے شمسی توانائی کے انجذاب کے عمل کو تیز تر کر کے مفید پودوں کی نشوونما کو تیز تر کیا جا سکتا ہے؟ جدید علم حیاتیات اس سوال کو حل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

شمسی توانائی کے ذریعے پودوں کی نشوونما کو تیز کرنے کے سلسلے میں تجربات کئے جا رہے ہیں۔ تاشقند (ازبکستان) میں روشنی کے ایک آلے

(باقی صفحہ ...)

سلسلہ اوّل

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ماتحت عورتوں کی تربیت و اصلاح کا کام احسن رنگ میں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ بریشہ

صدر لجنہ اماء اللہ : عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ
نائب صدر : مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال : ” سعیدہ خاتون صاحبہ
” خدمتِ خلق : ” انوارہ بیگم صاحبہ
” تربیت : ” عالیہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ سرلونیا گاڈلی

صدر لجنہ اماء اللہ : مکرمہ فہیمہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری لجنہ : ” عزیزہ بیگم صاحبہ
” مال : ” عزیزہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بیج بہاڑہ (کشمیر)

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ زہرہ جبیں صاحبہ
نائب صدر ” صالحہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” شمیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ ” امۃ الحفیظ صاحبہ
” مال ” فاطمہ صاحبہ صیفی
” ناصرات ” صالحہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کوسمبی (سونگڑہ)

صدر لجنہ اماء اللہ سیدہ امۃ القیوم فاطمہ صاحبہ
نائب صدر لجنہ ” عائشہ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” عزیزہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ” امۃ الودود خاتون صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” حافظہ خاتون صاحبہ
” نگران ناصرات ” امۃ القیوم فاطمہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ دھوال ساہی (سونگڑہ)

صدر لجنہ اماء اللہ : محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری : ” حبیبہ خاتون ”
سیکرٹری مال : ” طیبہ بی بی ”
” تعلیم و تربیت ” صغرا خاتون صاحبہ

لجنہ اماء اللہ یادگیر

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” رضیہ مظہر صاحبہ
نائبہ ” ” امۃ المتین صاحبہ
سیکرٹری مال ” عائشہ خاتون صاحبہ
” ناصرات ” امۃ الحمید صاحبہ
نائبہ سیکرٹری مال ” متین فرزانہ صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

نائبہ سیکرٹری ناصرات محترمہ امۃ النعیم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ” بشریٰ سلطانہ صاحبہ
نائب سیکرٹری تعلیم ” جمیمہ سلطانہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ قرول باغ (دہلی)

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” شمیمہ بیگم صاحبہ
” مال ” زاہدہ بیگم صاحبہ
” تعلیم ” راجہ بیگم صاحبہ
” نگران ناصرات ” اقلیمہ پروین صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کرونا گاپلی (کیرالہ)

صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ سعود بی بی صاحبہ
نائب صدر لجنہ ” فاطمہ بی بی صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت ” زبیدہ بی بی صاحبہ
جنرل سیکرٹری لجنہ ” رابعہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھدرک

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ انوری بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ و مال } ” زرفا زرین صاحبہ
نائب صدر لجنہ ” صغریٰ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ” نسرین بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کینانور

صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ ایم سی صفیہ صاحبہ
نائب صدر لجنہ ” ٹی زلیخہ بی صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” پی زینب النساء صاحبہ
نائب سیکرٹری لجنہ ” این عصمہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ پٹنہ و آرہ بہار

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ میمونہ آپا صاحبہ
سیکرٹری مال ” صوفیہ احمد صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” بشریٰ خورشید صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” شکیلہ اختر صاحبہ

لجنہ اماء اللہ جمشید پور

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ صالحہ سلطانہ صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” امۃ النصیر فضل صاحبہ
سیکرٹری مال ” بشریٰ بیگم صاحبہ
” ناصرات و اطفال ” خورشید بیگم صاحبہ

× × ×

لجنہ اماء اللہ سوپور

صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ
نائب صدر لجنہ ” سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” سیدہ امۃ الحلیم صاحبہ
سیکرٹری مال ” زبیدہ بیگم صاحبہ
” تبلیغ ” سیدہ ذکیہ سلطانہ صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” سیدہ امۃ الرحیم صاحبہ
نگران ناصرات ” سیدہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کانپور

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” حسنیٰ پروین صاحبہ
” مال ” سرداری بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ پینگاڈی

صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ ذکیہ بی صاحبہ
نائب صدر لجنہ ” بی پی مریم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” زینب بی صاحبہ
نائبہ ” ” ” بی ذکیہ صاحبہ
سیکرٹری مال ” طیبہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ لاٹھ

صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ اختری بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” شاہینہ پروین صاحبہ
” مال ” شفقت سلطانہ صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ” بشریٰ بیگم صاحبہ

سورج کی شعاعوں کی برکتیں (بقیہ صفحہ ۶)

کے ذریعے سمندری کائی کی نشوونما کی جا رہی ہے اس کائی کے سوکھے مواد میں ۵۰ فیصدی تک حیاتین خشی پروٹین ہوتے ہیں۔

تجربات کے دوران یہ حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ مجتمع روشنی کے ذریعے پودوں کی نشوونما کو مؤثر ڈھنگ سے بڑھایا جا سکتا ہے۔ کئی بیجوں کو شعاع ریز کرنے سے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ازبکستان کے ایک ایسے ہی تجرباتی کھیت میں کپاس کی پیداوار دس سے بارہ فیصد بڑھ گئی ہے۔ جبکہ قزاخ سوویت سوشلسٹ جمہوریہ میں ٹماٹر اور ککڑیوں کی فصلیں ایک ہفتے پہلے پک گئیں۔ اور پیداوار بھی تیس فیصدی زیادہ ہوئی۔

ماہرین شمسی شعاعوں کے ذریعے پودوں کی نشوونما اور فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے بارے میں پُرامید ہیں اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس عمل کے ذریعے طے شدہ شعاعوں کے پودے بھی پیدا کئے جا سکیں گے۔ اس نئی سائنٹیفک راہ کے اوّلین راہنماؤں کا یقین ہے کہ شمسی توانائی کے ذریعے انسان کے لئے بافراط غذا اور صنعت کے لئے بھرپور خام مال مہیا ہونے کے قوی امکانات ہیں —

(بشکریہ سوویت دیس ۱۶/۹)

احمدی بزرگوں کی مالی قربانیاں (بقیہ صفحہ ۳)

اعلیٰ درجہ کے علماء سے تعلیم حاصل کی بالآخر سلطانیہ کالج کے وائس پرنسپل مقرر ہوئے (الفضل ۳۰/۱۰ وغیرہ) ۱۹۱۹ء میں والیٔ آگرہ سید صاحب سلسلہ احمدیہ کے لئے باوجود نابینا ہونے کے علمی خدمات کے لحاظ سے بھی اور انتظامی خدمات کے لحاظ سے بھی

(۱۱) اخبار الفضل کا اجراء (۱۹۱۳ء)

حضرت خلیفہ اوّل کی اجازت سے تبلیغی و تربیتی و علمی ضروریات کی خاطر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے ہفت روزہ اخبار الفضل کا اجراء جون ۱۹۱۳ء سے فرمایا آپ کے حرم اوّل حضرت سیدہ اُمّ ناصر کے دو زیور (قیمتی یا نقد روپیہ) اراضی عطا کردہ حضرت اُمّ المؤمنینؓ (قیمتی ایک ہزار) اور اراضی عطا کردہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب (قیمتی تیرہ سو روپیہ) کی فروخت سے الفضل کے لئے بنیادی سرمایہ حاصل ہوا۔

(الفضل ۳/۳۹ ۲۸)

اس اخبار کی اوّل افادیت ہر ایک پر عیاں ہے۔

(باقی)

درخواست دعا: برادرم مکرم نصیر احمد صاحب متعلم گورو نانک انجینئرنگ کالج لدھیانہ کے پہلے سمسٹر کے امتحان عنقریب ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت برادرم موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: جاوید اقبال اختر

نتیجہ دینی نصاب سال ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

کتاب "فتح اسلام"

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جن دوستوں نے کتاب "فتح اسلام" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کا امتحان دیا تھا، ان کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے دوستوں کے نام بعد میں شائع کئے جائیں گے۔ کامیاب ہونے والے احباب کو اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی مبارک کرے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

نمبر شمار	اسماء	حاصل کردہ نمبر
۱	مکرم بشیر الدین صاحب	۵۶/۱۰۰
۲	" عبد الرحیم صاحب دیانت	۶۱
۳	" بشیر احمد صاحب گھنڈ الیاس	۶۰
۴	" فتح محمد صاحب اسلم	۴۶
۵	" ظہور احمد صاحب رفیقی	۶۰
۶	" مرزا منور احمد صاحب	۰۶
۷	" کے شفیق احمد صاحب	۶۳
۸	" مولوی جلال الدین صاحب نیّر	۷۸
۹	" شریف احمد صاحب ڈوگر	۵۰
۱۰	" رفیق احمد صاحب ناصر	۷۰
۱۱	" منور احمد صاحب نسیم	۵۳
۱۲	" رشید احمد صاحب اختر	۶۱
۱۳	" سید بشارت احمد صاحب	۷۰
۱۴	" شیر محمد صاحب	۵۲
۱۵	" نور الدین صاحب انور	۵۰
۱۶	" محمد صادق صاحب انور	۵۸
۱۷	" کلیم احمد صاحب ناصر	۶۰
۱۸	" وحید الدین صاحب شمس	۶۱
۱۹	" گیانی عبد اللطیف صاحب	۶۰
۲۰	" شرافت احمد خان صاحب	۷۰
۲۱	مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ	۶۷
۲۲	" بشریٰ صادقہ صاحبہ	۷۴
۲۳	" رفعت سلطانہ صاحبہ	۷۱
۲۴	" امۃ الرحمٰن صاحبہ	۷۳
۲۵	" فردوس بیگم صاحبہ	۷۳
۲۶	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۴۴
۲۷	" طلعت بشریٰ صاحبہ	۵۲
۲۸	" ظہیرہ بدر صاحبہ	۶۷
۲۹	" بشریٰ شہزادی صاحبہ	۵۳
۳۰	" ثریا بیگم صاحبہ	۶۹
۳۱	" نصرت سلطانہ صاحبہ	۶۹
۳۲	" امۃ الرفیق صاحبہ	۶۹
۳۳	" امۃ الوحید صاحبہ شوکت	۶۸
۳۴	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۶۳
۳۵	" رشیدہ سلطانہ صاحبہ	۶۰
۳۶	" امۃ القدوس صاحبہ	۵۶
۳۷	" امۃ المجید صاحبہ نصرت	۶۵
۳۸	مکرمہ امۃ الوحید بشریٰ صاحبہ	۶۳
۳۹	" سلیمہ بیگم صاحبہ	۶۸
۴۰	" شمیم بیگم صاحبہ	۶۳

جماعت احمدیہ باری پورہ (کشمیر)

۱	مکرم مظفر احمد صاحب ظفر ٹاک	۵۰
۲	" میر عبد الستار صاحب	۵۱
۳	" میر شمس الدین صاحب	۵۶
۴	" میر امتیاز احمد صاحب	۵۰
۵	" میر عبد الرشید صاحب	۴۳

چیک ایمرچھ (کشمیر)

۱	مکرم سید امداد علی صاحب	۵۳
۲	" مظفر احمد صاحب قریشی بی ایس سی	۵۲

بھدروا (کشمیر)

۱	مکرم رحمت اللہ صاحب منڈاشی	۵۰
۲	" محمد شریف صاحب پڈر	۵۵
۳	" محمد شریف صاحب منڈاشی	۵۹
۴	مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ	۵۳

شموگہ (کرناٹک)

۱	مکرم میر سراج الحق صاحب	۴۵
۲	" فیض احمد صاحب	۴۹
۳	" عبد العلیم صاحب	۴۸
۴	مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	۵۰
۵	مکرم میر مظہر الحق صاحب	۴۳
۶	" سید محمد جعفر صادق صاحب	۴۳
۷	" منصور محمود احمد صاحب نوجوان	۴۶
۸	" ایس کے اختر حسین صاحب	۵۲

چودوار (اڑیسہ)

۱	مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب	۴۳
۲	" شیخ تعظیم احمد خان صاحب	۳۷
۳	" سلطان احمد خان صاحب	۴۱
۴	" رحمٰن خان صاحب	۳۶

ہبلی (کرناٹک)

۱	مکرمہ بشریٰ سلطانہ بیگم صاحبہ منڈاسگہ	۶۵

بیچھ بہاڑہ (کشمیر)

۱	مکرمہ سیدہ فاطمہ سیفی صاحبہ	۶۲

ناصر آباد (کشمیر)

۱	مکرم وسیم احمد صاحب شیخ	۴۳
۲	" نصیر احمد صاحب شیخ	۳۳
۳	" فاروق احمد صاحب	۴۷
۴	مکرمہ حفیظہ پردین صاحبہ	۵۰
۵	" زرینہ بی بی صاحبہ	۳۳
۶	" نصرت جہاں صاحبہ	۵۳
۷	مکرم نثار احمد صاحب بٹ	۶۱
۸	" عبد الرحمٰن صاحب ڈار	۶۵
۹	" مبارک احمد صاحب ڈار	۵۰
۱۰	" عبد الرشید صاحب لون	۴۶
۱۱	" نور احمد صاحب ڈار	۵۸
۱۲	" سریر احمد صاحب لون	۴۶
۱۳	" عبد الرحمٰن صاحب راتھر	۵۸
۱۴	" محمد شعبان صاحب ڈار	۶۴
۱۵	" محمد اقبال صاحب ڈار	۵۹
۱۶	" عبد المنان صاحب راتھر	۵۷
۱۷	" عبد الحمید صاحب لون	۶۸
۱۸	" عبد الرحمٰن صاحب ڈار	۴۷
۱۹	" منظور احمد صاحب پڈر	۴۷
۲۰	" منیر احمد صاحب لون	۴۶
۲۱	" محمد رمضان صاحب ڈار	۴۲
۲۲	" غلام نبی صاحب پڈر	۵۰
۲۳	" نذیر احمد صاحب ڈار	۵۸
۲۴	" ماسٹر مبارک احمد صاحب عابد	۵۴
۲۵	" شریف احمد صاحب ڈار	۴۲
۲۶	" عبد الرحمٰن صاحب پڈر	۴۵
۲۷	" نذیر احمد صاحب لون	۵۱
۲۸	مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ	۳۳

کیرنگ (اڑیسہ)

۱	مکرم مبارک احمد خان صاحب	۷۰
۲	" ظفر اللہ خانصاحب	۶۶
۳	" ظفر الدین خانصاحب	۵۶
۴	" شیخ عبد النعیم صاحب	۴۵
۵	" شیخ شمشیر احمد صاحب	۵۳
۶	مکرم غلام مرتضیٰ صاحب	۴۱
۷	" منیر الدین خانصاحب	۴۵
۸	" عبد النعیم صاحب	۴۴
۹	" سلامت علی محمد صاحب	۴۳
۱۰	" شیخ عبد الکریم صاحب	۴۰
۱۱	" محب الرحمٰن صاحب	۴۲
۱۲	" ایاز احمد خانصاحب	۳۵
۱۳	" عبد الحلیم خانصاحب	۵۰
۱۴	" فضل الرحمٰن صاحب	۳۵
۱۵	" تشریف احمد خانصاحب	۳۶
۱۶	" رحیم محمد صاحب	۳۸
۱۷	" منظور احمد صاحب	۳۵
۱۸	" شیخ حافظ احمد صاحب	۴۳
۱۹	" سلامت اللہ خانصاحب	۵۰
۲۰	" آصف اللہ خانصاحب	۴۶
۲۱	" امام الدین خانصاحب	۳۹
۲۲	" یٰسین خانصاحب	۳۵
۲۳	" مولانا صدر الدین صاحب	۴۰
۲۴	" محمد سلطان حق صاحب	۴۷
۲۵	" فاروق احمد خانصاحب	۳۳
۲۶	" فرمود احمد خانصاحب	۴۵
۲۷	" منور احمد خان صاحب	۵۰
۲۸	" رشید احمد صاحب	۵۷
۲۹	" شیخ منشی احمد صاحب	۵۲
۳۰	" شفقت اللہ خانصاحب	۴۲
۳۱	" عبد المنان خانصاحب	۳۹
۳۲	" اسحاق خانصاحب	۴۳
۳۳	" شیخ عبد اللہ بلال صاحب	۳۵
۳۴	" اسمٰعیل خانصاحب	۵۰
۳۵	" فتح الرحمٰن خانصاحب	۴۶
۳۶	" سرور خانصاحب	۵۰
۳۷	" انور خانصاحب	۳۳
۳۸	" منظور حسین خانصاحب	۳۵
۳۹	" خضر حیات خانصاحب	۴۳
۴۰	مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ	۳۷
۴۱	" قدسیہ بیگم صاحبہ	۳۹
۴۲	" حاجرہ بیگم صاحبہ	۵۱
۴۳	" وددوہ بیگم صاحبہ	۴۴
۴۴	" خورشید بیگم صاحبہ	۳۸
۴۵	" منیرہ بیگم صاحبہ	۵۱
۴۶	" نفیسہ بیگم صاحبہ	۵۴
۴۷	" رحیمہ خاتون صاحبہ	۳۹
۴۸	" حاجرہ خاتون صاحبہ	۳۳

بنگلور (کرناٹک)

۱	مکرم جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم	۴۷
۲	" بی ایم نثار احمد صاحب	۴۵
۳	" محمد ظفر اللہ صاحب	۳۳
۴	" مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب	۳۳
۵	مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بی ایس سی	۶۷
۶	" نسرین ظفر صاحبہ	۶۹

نمبر شمار	اسماء	حاصل کردہ نمبر
۷	مکرم محمد مجیب اللہ خانصاحب	۴۶

ناصر آباد کشمیر

۱	مکرمہ مومنہ بانو صاحبہ پڈر	۴۴
۲	مکرم عبدالمجید صاحب پڈر	۳۴
۳	″ داؤد احمد صاحب شاد	۵۸

گلبرگہ (کرناٹک)

۱	مکرم انیس احمد صاحب غوری	۳۵
۲	″ غلام محی الدین صاحب	۵۳
۳	″ غلام ناظم الدین صاحب	۴۷
۴	″ غلام حمید الدین صاحب	۳۵
۵	″ غلام نعیم الدین صاحب	۵۰
۶	″ محمد یوسف صاحب قریشی	۶۶
۷	″ قریشی عبدالحکیم صاحب	۶۷
۸	″ قریشی غلام احمد صاحب تیماپوری	۵۶
۹	″ اسماء احمد صاحب	۵۵
۱۰	″ محمد حبیب الدین صاحب	۶۴

بمبئی

۱	مکرم ایم عبداللطیف صاحب	۶۰
۲	″ رفیق احمد صاحب امینی	۵۴
۳	″ عبدالشکور عبداللہ صاحب	۴۰
۴	″ عبدالشکور صاحب	۴۰

۵	مکرم بشیر محمد خانصاحب	۴۶

مالیر کوٹلہ (پنجاب)

۱	مکرم مولوی محمد ایوب صاحب	۵۹
۲	″ محمود احمد صاحب بٹ	۶۳
۳	″ مبارک احمد صاحب بٹ	۶۰

سملیہ رانچی

۱	مکرم عظیم الدین احمد صاحب	۳۳
۲	″ روزن احمد صاحب	۵۰
۳	″ عباس احمد صاحب	۵۲
۴	″ عبدالحمید صاحب	۴۱
۵	″ شیخ شہسام الدین صاحب	۵۰
۶	″ قربان احمد صاحب	۵۴۰
۷	″ شیخ جلال الدین صاحب	۵۱
۸	″ جبار احمد صاحب	۵۱
۹	″ معین الحق صاحب	۴۸

حصری (رانچی)

۱	مکرم حنیف احمد صاحب انصاری	۴۷

کوریل (کشمیر)

۱	مکرم سید عبدالمجید صاحب ٹیچر	۶۲
۲	″ بشیر احمد خانصاحب	۵۸

اخبارِ قادیان

۰۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید مع انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲۰/۹/۷۷ کو تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ پر روانہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیریت واپس لائے۔

۰۔ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد، مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر کے سلسلہ میں مورخہ ۲۲/۹/۷۷ کو سرینگر تشریف لے گئے اور مورخہ ۲۸/۹/۷۷ کو واپس تشریف لے آئے۔

۰۔ مورخہ ۲۹/۹/۷۷ کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ، اتر پردیش کی صوبائی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لکھنؤ تشریف لے گئے۔ اسی طرح قادیان سے دیگر بزرگان کے علاوہ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش مورخہ یکم اکتوبر کو لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئے۔

۰۔ مورخہ یکم اکتوبر کو مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ اپنی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم صاحبہ کی شادی کے سلسلہ میں پاکستان روانہ ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۳۰/۹/۷۷ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مکرم مولوی غلام نبی صاحب کے مکان پر اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت کرے۔

۰۔ مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ درویش سول ہسپتال امرتسر سے مورخہ یکم اکتوبر کو ڈسچارج ہو کر واپس قادیان آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔

درخواست دُعا

مکرم ظفر اللہ خان صاحب آف کیرنگ عرصہ دس سال سے مختلف قسم کے عوارض میں مبتلا ہیں۔ درمیان میں دماغی عارضہ بھی لاحق ہو گیا تھا اب آرام ہے۔ اب کان کے اندر کا پردہ پھٹ جانے کے سبب کٹک ہسپتال میں آپریشن ہو رہا ہے صحتِ کاملہ کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

خاکسار: عبدالحلیم۔ مبلغ کٹک۔

رپورٹ ماہ جولائی ۷۷ء لجنات اماء اللہ بھارت

ماہ جولائی میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ماہانہ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جو لجنات اپنی ماہانہ رپورٹ نہیں بھجوا رہی ہیں۔ براہ مہربانی رپورٹ باقاعدگی سے بھجوانی شروع کر دیں۔ ورنہ مرکز کو ان کی کارکردگی کا علم نہیں ہو سکتا۔

لجنات :۔ قادیان۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ کلکتہ۔ رانچی۔ بڑہ پورہ۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ امروہہ۔ بھدرک۔ بھدرواہ۔ سرونیا گاؤں۔ بڈھانوں۔ جمشید پور۔ سکندرآباد۔ پنگل۔ دھوال ساہی۔

ناصرات الاحمدیہ :۔ قادیان۔ حیدرآباد۔ بنگلور۔ شموگہ۔ مدراس

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰/۹/۷۷ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ الرحمٰن سلمہا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم محمود احمد صاحب ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش، بعوض مبلغ چار ہزار (۴۰۰۰/-) روپے حق مہر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: بشیر احمد خادم درویش

نوٹ: مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ ——— (ایڈیٹر)

وفات

خاکسار کی سمدھن محترمہ امینہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم سید عبدالباقی صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ صاحب گنج، مورخہ ۲۹/۸/۷۷ کو بڑہ پورہ بھاگلپور (بہار) میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار: (مستری) محمد دین درویش قادیان

دُعائے مغفرت

خاکسار، مندرجہ ذیل مرحومین کی طرف سے مبلغ چار چار روپے درویش فنڈ میں اور چار چار روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے ان سب کے لئے دُعائے مغفرت کی احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

خاکسار: شیخ محمود احمد منشی ظہیر آبادی

۱۔ خاکسار کے استاد میر اکبر علی صاحب مرحوم انجھول تعلقہ ظہیر آباد
۲۔ ″ ″ ″ آغا محمد حسین صاحب مرحوم ″ ″ ″
۳ ″ ″ ″ محمد عبدالغفور صاحب پٹیکار مرحوم ″ ″ ″
۴ ″ ″ پھوپھا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ″ ″ ″
۵ ″ ″ ″ سید احمد علی صاحب مرحوم ″ ″ ″
۶ ″ کی پھوپھی مہتاب بی صاحبہ مرحومہ ″ ″ ″
۷ ″ ″ ″ حسین بی صاحبہ مرحومہ ″ ″ ″
۸ ″ کے پھوپھا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ″ ″ ″
۹ ″ کی پھوپھی وزیر بی صاحبہ مرحومہ ″ ″ ″
۱۰ ″ کے پھوپھی زاد بھائی محمد حسین صاحب مرحوم ″ ″ ″
۱۱ ″ ″ بہنوئی محمد ابراہیم صاحب مرحوم ″ ″ ″

۷۷ ۔ ۷۷ ۔ ۷۷ ۔ ۷۷ ۔ ۷۷ ۔ ۷۷ ۔ ۷۷

عید کارڈوں کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا ایک

ضروری ارشاد } "احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں"

عید کی تقریب سعید کے پیشِ نظر احباب جماعت بالخصوص نوجوان اور نئی نسل کی رہنمائی اور یاد دہانی کے واسطے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک واضح ہدایت درج ذیل ہے۔ حضورؓ کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے عید کارڈوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت ہے۔ روپیہ ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ پر خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچّوں میں) اس کا بہت رواج ہے...... یہ بہت بُرا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں کیونکہ یہ فضول خرچی ہے۔ اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

چندہ درویش فنڈ

اس تحریک کے شروع میں تو چند سال بہت سے دوستوں نے بڑھ چڑھ کر پورے اخلاص کے ساتھ حصّہ لیا لیکن تحریک کے ایک دو سال بعد اکثر دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ درویش فنڈ کی تحریک ایک وقتی تحریک تھی۔ حالانکہ موجودہ درویشی دَور میں قادیان کی آبادی میں بفضلہ تعالیٰ اضافہ کے ساتھ ان کے اخراجات کے لئے زیادہ رقم درکار رہے۔ اور پھر ملک کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بھی روز بروز مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

لہٰذا مخلصینِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس مستقل تحریک کی اہمیت کے پیشِ نظر اس میں زیادہ باقاعدگی اور توجہ سے حصّہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے اور ہمیشہ آپ سب احباب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

چندہ اخبار بدر کی ترسیل

اخبار بدر کا چندہ خریداری اور اعانت وغیرہ کی جملہ رقوم محاسب، صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمائیں۔ ایڈیٹر کے ذاتی نام پر ایسی رقوم بھیجنا درست نہیں۔ اس سے کام بڑھ جاتا ہے اور حسابات میں بھی غلطی ہونے کا امکان ہے۔ البتہ قابلِ اشاعت مضامین وغیرہ ایڈیٹر کے نام بھیجیں۔

(ایڈیٹر بدر)

تعمیر مساجد اندرون ہند

آپ کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت ہے

ہندوستان کی بعض احمدیہ جماعتیں جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے خرچ پر مساجد تعمیر نہیں کر سکتیں وہ مرکز سے مدد چاہتی ہیں اور مرکز آپ سے مدد چاہتا ہے۔ ایسے احباب کرام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی فراخی بخشی ہے وہ اس کارِ ثواب میں حصّہ لیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر مسجد تعمیر کرواتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس بشارت کے مورد بنیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

دعوتِ اسلامی کے حق میں معجزاتی تائید کا غیر متبدّل وعدہ

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور یہ جو کہا گیا ہے کہ "اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وعدہ اب باقی نہیں رہا" یہ محض وسوسہ ہے۔ یہ وسوسہ یا تو قرآن و حدیث سے کماحقہٗ واقفیت نہ ہونے کے سبب پیدا ہوتا ہے یا پھر اس نہایت درجہ کے قنوط اور یاس کا لازمی نتیجہ ہے جو امام مہدی کی انتظار کر چکنے اور اپنے تصوّرات کے مطابق کسی کے نہ آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات اور احادیثِ نبویہ کا ایک بڑا ذخیرہ اس نظریہ اور وسوسہ کو باطل کرتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ معقولی رنگ کے ایسے زبردست قرآنی دلائل موجود ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ تازہ بتازہ معجزات کا ظہور ہی تو اسلام کی زندگی، رعنائی اور خوبصورتی اور کشش و جذب کی امتیازی شان ہے بلکہ اس کے علاوہ خود جماعتِ احمدیہ کے لئے ایسے معجزاتی حالات قدم قدم پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور انہی معجزات و نشانات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہزاروں ہزار ایسے افراد کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا۔ جو دور دراز کے ممالک میں رہتے ہیں۔ جنہیں آج سے چالیس پچاس سال قبل دینِ اسلام کا ابتدائی علم تک نہ تھا۔ اور آج حالت یہ ہے کہ یہی نومسلم دینِ اسلام کے لئے ایسی فدائیت کے نمونے دکھا رہے ہیں کہ بعض حالات میں نسلی مسلمانوں سے بھی ان کا قدم آگے بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔

آئندہ اشاعتوں میں یہ دونوں باتیں ہی کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کی جائیں گی۔ یعنی اوّل یہ کہ قرآن و حدیث کی رُو سے اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا خدائی وعدہ بدستور قائم ہے، اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ خدائے قادرِ مطلق کا یہ وعدہ جس طرح پہلے زمانوں میں پورا ہوتا رہا اب بھی امتِ مسلمہ کے لئے تا قیامت پورا ہوتا رہے گا۔ اور کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس نوع کی جلوہ گری میں روک بن سکے۔ ضرورت صرف چشمِ بینا کی ہے جو ان معجزاتی تائیدات کو دیکھ سکے!! اور دُوسرے نمبر پر خدا نے چاہا تو اس امر کا بھی کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا جائے گا کہ جماعتِ احمدیہ کے لئے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے معجزاتی کرشمے بکثرت ظاہر ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں جو ایک طرف مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب بنتے ہیں تو دوسری طرف بہت سی سعید رُوحوں کے لئے ہدایت پانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

وباللہ التوفیق!!

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
سکھنیا بازار ۲۹/۴۲

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرما لیجئے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004,
PHONE:- 76360.

فہرست نمبر ۱۷

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کیلئے یعنی اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے (آمین)

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ کلکتہ

امیر جماعت: مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم۔اے۔ سیکرٹری مال: مکرم خیر الدین صاحب انور

سیکرٹری امور عامہ: مکرم نصیر احمد صاحب بانی۔ سیکرٹری تبلیغ: مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے

سیکرٹری وقف جدید: مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد حسین صاحب۔

سیکرٹری تعلیم: مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب۔ سیکرٹری ضیافت: مکرم محمد حسین صاحب۔

سیکرٹری جائیداد: مکرم محمود احمد صاحب بنگالی۔ سیکرٹری تحریک جدید: مکرم منیر احمد صاحب بانی۔

سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ: مکرم شہزادہ پرویز صاحب۔ سیکرٹری وصایا: مکرم ناصر احمد صاحب بانی۔

آڈیٹر: مکرم شرافت احمد خان صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ میلا پالیم (تامل ناڈو)

صدر جماعت: مکرم اے۔پی۔ وائی عبد القادر صاحب بی۔اے۔ جنرل سیکرٹری: مکرم ایس۔ ایس حسن ابوبکر صاحب بی ایس سی بی ٹی

سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم پی عبد الرحمن صاحب تنگل۔ سیکرٹری مال: مکرم کے ایس او ایم خضر محی الدین صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ جگنا پیٹھ (آندھرا پردیش)

صدر جماعت: مکرم ایم۔ ایس۔ ایم بخاری صاحب سیکرٹری مال: مکرم سید خالد احمد صاحب۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کے روز قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲)۔ بیرونی ممالک سے بعض مخلصینِ جماعت نے امسال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرما دیں۔ اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

خاکسار:- مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

منعقدہ ۲۹، ۳۰ اکتوبر ۷۷ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام سرینگر

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد مندرجہ تاریخوں پر سرینگر میں ہوگا کانفرنس کے لئے صوبائی نمائندگان نے مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب ان کے ساتھ تعاون کریں۔ واضح رہے کہ اس موقعہ پر نئی مسجد کا افتتاح بھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کے ساتھ ہو۔

خاکسار

غلام نبی نیاز مبلغ سرینگر

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۳۵۷ ہش (۱۹۷۸ء)

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء کا کیلنڈر ۲۰ x ۳۰ کے سائز میں نہایت عمدہ، دیدہ زیب اور مختلف جاذب نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:-

۱۔ کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔ ۲۔ کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔ ۳۔ کیلنڈر کے وسط میں جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک کی مساجد میں سے دو مسجدوں کی تصاویر کے علاوہ دو ایمان افروز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل"۔ "احمدیت کا مستقبل" بزبان انگریزی دیئے گئے ہیں۔ ۴۔ تاریخیں چار کاغذوں پر علیحدہ شائع کر کے کیلنڈر پر چسپاں کی گئی ہیں۔ ہر کاغذ پر تین ماہ کی تاریخیں درج ہیں۔ تمام علاقوں کی سہولت کے لئے تاریخیں انگریزی حروف میں درج کی گئی ہیں۔ ۵۔ تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی، فارسی، انگریزی اور اردو چاروں زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ ۶۔ سال ۱۹۷۸ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا بھی اندراج ہے۔ جماعتی تعطیلات سبز رنگ میں اور سرکاری تعطیلات سُرخ رنگ میں ہیں۔ ۷۔ کیلنڈر کے اُوپر نیچے ٹین کی پتری لگائی گئی ہے تاکہ کیلنڈر دیر تک کار آمد رہے۔ ۸۔ کیلنڈر کلکتہ میں زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ ماہ نومبر کے ابتدا میں قادیان پہنچ جائے گا۔ جو جماعتیں یا مشن بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ پہلے سے ہی اپنے آرڈر بک کروائیں۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے میں ڈاک خرچ میں کفایت ہوتی ہے۔

۹۔ کیلنڈر کی قیمت دو روپے (۲/۰۰ روپے) رکھی گئی ہے۔ محصول ڈاک اور رجسٹری کا خرچ علیحدہ ہوگا۔ چونکہ کیلنڈر کی قیمت لاگت کے مطابق رکھی گئی ہے جو تبلیغ و اشاعت کے پیشِ نظر ہے کوئی منافع لینا مقصود نہیں اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دی جائے گی۔

۱۰۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب جلسہ کے موقع پر ہی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خط وکتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے (مینیجر بدر)

تحریک جدید کا سالِ رواں ختم ہو رہا ہے، فوری توجہ کی ضرورت ہے!

چندہ تحریک جدید کا سالِ رواں مورخہ ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ لہذا ایسے تمام احباب جماعت و عہدیداران کی فوری توجہ درکار ہے جن کی طرف سے چندہ تحریک جدید بجٹ کے مطابق ابھی تک ادا نہیں ہوا۔ وکالت مال کی طرف سے ان کو تحریر کیا جا چکا ہے۔ براہِ کرم بجٹ کے مطابق چندہ تحریک جدید کی رقم جلد مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ سال آپ بقایا دار شمار نہ ہوں۔ نیز تا حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرضِ دُعا و حصولِ خوشنودی لکھا جا سکے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان